1173

تبارک اللہ علی نفائس خزائن

تصنیف عالم باکمال فاضل بے مثال نادر سخن بیان شاعر حلقت لسان مداح سرور کائنات ثنا خوان
فخر موجودات فخر الشعرا فصیح الفصحا مہر سپہر سخنوری جناب مولوی محمد حسین صاحب المتخلص بہ

مثنوی دلفریب

مصنفہ

شیدا فرخ آبادی

۱۹۰۶ ... مبر

شیدا تاجر کتب فرخ آباد محلہ گھوڑا نخاس خلف مولوی منہد حسین صاحب بسمل ... وی
خاکسار مولوی مقبول حسین عاشق تاجر کتب فرخ آباد محلہ گھوڑا نخاس

در مطبع [illegible]

قیمت

۱۰۰۰ جلد

مختصر فہرست کتب کارخانہ مولوی محمد حسین شیدا تاجر کتب فرخ آباد محلہ گھوڑا نخاس

واضح ہو کہ راقم کے کارخانہ تجارتی میں تمام علوم والفنون کے کتب وغیرہ فروخت کیلئے موجود ہے جسکی فہرست ۱؎ کا ٹکٹ بھیجنے سے بیڈ و[...] ہر رنگ روانہ کیجاتی ہے تاجر وغیرہ کو بہ نرخ تاجرانہ ہر طور کا مال مل سکتا ہے جسکے معاملات خط و کارڈ جوابی سے طے ہونگے اور ادویات و سرمہ و[...] سب بذریعہ ویلیو پی ایبل پارسل روانہ ہوتے ہیں اور جو صاحب کتاب یا نقشہ حسب زبانین چھپانا چاہیں اسکا معاملہ بذریعہ تحریر طے ہو[...] صاحب فرمائش اپنا نام نامی و پتہ مع ڈاکخانہ و اسٹیشن ریلوی صاف صاف تحریر فرمائیں تاکہ روانگی میں دقت نہو فقط۔

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
قران شریف ہر	[illegible]	جنگ نامہ محمد حنیف	۳ر	نل دمن ۲ر	اول	عکر	دیوان گویا	۵ر	دیوان ادیب	
قسم سادہ و مترجم		وفات نامہ	ہر	پدماوت ۲ر	" " دوم	عکر	دیوان نیاز	۳ر	فرخ آبادی	عہر
حمائل شریف		لوح سلیمانی	۲ر	شاہ نامہ ہر	جلد ششم	۸کر	کلیات آتش	۱۰ر	دیوان غریب	۸ر
چھاپہ دہلی		فتوحات اسلام	ہر	حاتم طائی ہر	جلد ہفتم	عکر	دیوان داغ		دیوان ظفر	۳ہر
خیاشیرہ علیہ	عہ ہر	ذکر الشہادتین	۴ر	چھبی بہادری ار	نوشیروان نامہ		آفتاب داغ	۱۲ر	دیوان غالب	۳ہر
بہار جنت	۲ر	بہار خلد	۸ہر	جوہر نامہ ۰ر	کامل	۱۴ر	گلزار داغ	عہر	دیوان درد	۳ہر
مولود جدید	۱۰ر	آئینہ نعت	ار	قصہ ممتاز عہ	کوچک نامہ	۸ر	فریاد داغ	۵ر	دیوان لطف	۳ر
مولود سعیدی	۱۲	مخزن نعت	۲ر	انجام سرشار ۸ر	فسانہ عجائب	۶ر	دیوان عاشق		کلیات نظیر	۱ہر
مولود شہید	۴ر	نور نامہ	۱۰ر	داستان امیر حمزہ عہ	گلشن جانفزا	۴ر	دہلوی	ہر	کلیات منیر	
رحمت الرحیم	۲ر	گریہ بتول	ار	الف لیلہ	باغ بہار	۳ر	" لکھنوی	۵ر	شکوہ آبادی	۶ر
راہ جنت	ار	قصہ ڈولا عورت	ار	مجلد ۴ہر	دیوان حسین	۲ر	" فرخ آبادی	۴ہر	دیوان سودا	۶ر
مرقع نعت	ار	بہرام گور	ار	طلسم ہوشربا ۸ر	دیوان مست		مذاق عشق		دیوان ناسخ	۱۰ر
بہار نعت اول حصہ	ار	گل و صنوبر	ار	" دوم حصہ ۸ر	طوائف	۱۴ر	فرخ آبادی	۶ر	دیوان مومن	۴ر
" حصہ دوم	ار	اگر گل	۲ر	" حصہ سوم ۸ر	دیوان عالم	۴ر	دیوان بیدم	ہر	دیوان عابد	۴ر
میلاد محمدی	۳ر	قصہ تاج کامیابی	۱۰ہر	" چہارم ۱۲ر	دیوان جرأت	۱۲ر	دیوان جوہر		مثنوی محروم	
جنگ نامہ حضرت علی	۳	زہرہ بہرام	ار	" پنجم ۸ر	دیوان لطف	۳ر	فرخ آبادی	۴ر	فرخ آبادی	۴ر

المشتہر مولوی محمد حسین شیدا و مولوی مقبول حسین عاشق تاجر کتب فرخ آباد محلہ گھوڑا نخاس

[illegible]

S. K. ACADEMY LIBRARY
Acc No 1022
Date of Purchase
SRINAGAR

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قلم کیا لکھے حمد رب غفور
ہے اس بحر سے غیر ممکن عبور

محمدؐ کا نور اوس نے پیدا کیا
خدائی کو اوس نے ہویدا کیا

وہی ساری عالم کا معبود ہے
وہی دیر و کعبہ میں مسجود ہے

اوسی نے بنائے ہیں ارض و سما
ہوئی باغ عالم میں کن سے فضا

حقیقت میں وہ سب کا رزاق ہے
وہی سب کا حامی و خلاق ہے

کئے اوس نے پیدا ہزاروں نبی
کہ دی سب نے ایمان کو روشنی

نعت سرور کائنات

محمدؐ ہے لوح و قلم کی ضیا
لکھے کیا کوئی نعت خیر الوریٰ

محمدؐ رسول خدا ہے کریم
قسیم جسیم نسیم وسیم

خدا کے ہیں برحق حبیب صمیم
شفیع مطاع ہیں کریم

یہ نام نکو کی دیا ہے عزا
قلم کی زبان پر ہے صل علیٰ

یہ ہیں چار یار اوسکے بس نامور
ابوبکرؓ صدیق عادل عمرؓ

حیادار عثمانؓ شرف ممتلی
سرافراز دیجاہ حضرت علیؓ

کتب خانہ عرشی نامپلی حیدرآباد
ARSHI LIBRARY
Nampally,
Hyd-A. P.

جو بندہ سے کہا اوسنے کہ وہ کہہ سکے
[illegible]
بہت عذر میں نے کیا اور کہا
یہ فرماؤ بندہ کو آتا ہے کیا
اگر آپ فرمائیں تو خوب ہے
یہ بندہ تو بالکل ہے اسلوب [illegible]

[illegible]
تخلص بہی [illegible] تمہارا [illegible]
وطن آپ کا فتح آباد ہے
تمنا او نہوں نے کی مجکو تنگ
[illegible]
یہ اون سب کا سننے سے قصہ کہا

نہین شاعری کی مجھے کچھ تمیز ۔ نہ کچھ علم مجکو نہ ہین کوئی چیز
مگر دوستون کی خوشی تھی یہی ۔ اسی وجہ سے مثنوی یہ لکھی
نہین اہل دل سے یہ اکرام دور ۔ کرین پردہ پوشی جہان ہو قصور

آغاز داستان

پلا ساقیا جام عشرت فزا ۔ کہ ہوں حسن اور عشق صورت نما
سخن ہو مرا صاف آئینہ سان ۔ سخن سے ہو مسرور سارا جہان
حکایت ہے تازہ عجیب و غریب ۔ کہ ایک شہر دلکش ہے یان سے قریب
رہ و رسم دلچسپ و مرغوب ہے ۔ ہر اک بزم مین ذکر محبوب ہے
وہان عاشقی کا بہت زور ہے ۔ حسینون کا اُس سے سوا شور ہے
مگر آمردون کی محبت ہی عام ۔ اسی دوستی کا ہے چرچا مدام
یہان اگیا ایک شوخ حسین ۔ حسینون مین ہم شکل جسکا نہین
عجب اوسکی چتون عجب اوسکا رنگ ۔ اگر حور دیکھے تو رہجائے دنگ
پری دیکھلے حسن اوس کا اگر ۔ تو اڑجائین ہوش اُسکے بے بال و پر
وہ صورت تھی اسطرح کی جلوہ گر ۔ مہ و مہر کی جس سے چھپکے نظر
بسا عطر مین مثل گل پیرہن ۔ معطر ہو خوشبو سے جسکے چمن

اسی کام مین تہی وہ سب ...
اسی طرح وہ سہیلی نے نظر آتی تہی
چہان اچہی صورت ... تہا ہوش
یہ جانو کہ پریستان مین جہان سے کہ ...
بہلا ایہ وہ اوس کے ... شیاطین ... امیر
جہان اسقدر ہون ... سر کی اور ... ایمان
سب کیا جو ... ابلا ایمان
مگر جب ... ہوئی ہین تو تہا گہان
کہین سب جمع ہوتی ہین جا بجا
جنہیکہ کروب ...
مگر وہ باشندہ اصاحب فیل
ستاتا ہے ... کر باندہ لی
بچہ ... بربوط
عذاب آگیا قوم ... تکمہ مین
یہان تو یہ نا اہل تہی ... سب ہین
سخت بے مزا جنکی ہی ...

٣

وہ کہتا تہا کسطرح بس ہو مرا
غم ہجر کا اوسپہ ٹوٹا تہا قہر
اڑا دن بدن اوسکے چہرہ کا رنگ
کہا ایک نے یہ کہ کیا ہو گیا
وہ تہا کون جو دل چرا لے گیا
کہو عمر ہے اور کیا اوس کا ڈہنگ
کہان سے وہ آیا تہا اب ہے کہان
جو بیگم ہو کوئی تو ڈہونڈین اوسے
ذرا دل سنبہالو پریشان نہ ہو
بہلا ہمسے چہپکر کہان جائیگا
کہو ہمسے کس نے ستایا ہے دل
مکان اوسکا جلدی ہین پوچہا نہین
وے نام سنتا ہون ہے دلفریب
عجب داستان غم کا حال ہے
جو تم اوس کو ای دوست لاؤ یہان
کہا شفق سب نے جاتے ہین ہم
یہ کہکر وہان سے وہ رخصت ہوئی

تو چہائی ہے اوس کو لگاؤن ذرا
وہ کہتا تہا کہا جاؤن تہوڑا سا زہر
ہوئے یار بہی دیکہکر اوسکو دنگ
اجی کس کے جوبن پہ ہو مبتلا
تمہین کس نے آکر یہ دہوکا دیا
ہمیں دیکہتے ہی ہوا ہے یہ رنگ
وہ لڑکا ہے یا کوئی بیگم نہان
جو لڑکا ہو کوئی تو لاوین اوسے
جو ہو حال سچ سچ وہ ہمسے کہو
جو دنیا مین ہوگا یہان آئیگا
کہا ایک لڑکے پہ آیا ہے دل
مجھے اوس گہڑی اتنا سوجہا نہین
وہ رہتا ہے ہر وقت با حسن و زیب
ابہی تیروان چودوان سال ہے
تو ہان زندگی بہر کے پاوی جوان
اگر مل گیا اوس کو لاتے ہین ہم
وہ سب جستجو اوسکی کرنے لگے

وہان دل مین وہ دلفریب جہان
خدا داد وہ کہتا تہا ... بیان
دیا تہا اوسے حق نے فہم و قیاس
بنایا تہا دلدار مردم شناس
وہ تہا باز کیا اور مکار ...
وہ تہا اور ... چہرہ ... پہچانا
کہا اس نے یارون سے ...
نکلی ہوا پہر چلا آؤن ...
۹۰

لا دو مجھے ایک یار دل حزین
اٹہا ... کہ کچہ بہی نہین
سبب اس کا کیا ہے بتا دو ذرا
کہو یار کی کس بات سے ہو خفا
چلین ساتھ سب جب چلی برات
... وہ ... سے ساتھ
کرو جلدی اسطرح جا نکلی اب
کہا اوس سے یارون نے کیا ہی سبب

کہا سب وہ دو جو مین سوائی بہرین
ہہین نوکری سب کو عجب ہے
کہ اس لئے تو بہت خوب ہے
اگر آقا صاحب کی تعریف ہو
وطن کی بہی تہوڑی سی تو صفت ہو
کہا ہر بان جب چلے گئے وہان
تو معلوم ہو ویگا نام و نشان

۹

وہ ظاہر جو تہین دل مین مکار سے جو
تپا سن گیا مجہے وہ بد شعار
ارادہ ہے ولیکن کہ دون اُسکو زک
کہا سب نے پہر گہر کو کیون جائین آپ
کہا تم تو میرے صاحب ہو
مگر نوکری یہ کہ دو دو پہر
پہرا ون سوتیون کے وہ ڈیرے بہرین
یہ جب راہ اون سب کو ملجائیگے
وہ تدبیرین جسکی ہین سب بہم
بدو زر طمع دیدہ ہا ہوشمند
کہا دوستون نے کہ اتنے گہر
کہا میرے بہائی ہین ایک جوہری
جدا الگہ چکا ہون اونہین اک کتاب
کرایہ کا لیلو جدا اک مکان
یہ تدبیر سب کو ہوئی جب پسند
ادوہر جستجو مین وہ مکار تہے
غرض ملگئے راہ مین ایک دن

بڑا بد معاش اور عیار ہے
مقرر وہ آوے گا پا اوسکے پار
محبت کا تہوڑا سا چکہی نمک
یہین ہمسے ارشاد فرمائین آپ
ملے جو کوئی اوس کو نوکر بہ کہو
بنا یا کرین سب وہ سلک گہر
بشرطیکہ اپنی ضمانت بہی دین
یہ تدبیریان اون کو لے آئینگے
اوسی جال مین اونکو پہانسینگے ہم
بیارو طمع مرغ و ماہی بہ بند
فراہم ہون کسطرح لے سیم و زر
وہ کوٹہی ہے سب موتیون سے بہری
بلند وہ آیا ہے مجہو خباب
یہی دام و دانہ بہجا وو وہان
چلے سیر بازار کو ہوشمند
ادہر گہات مین چند عیار تہے
یہ کہنے لگا ایک شخص سن

[illegible]

وہان سبکے سب آگے نوکر ہوے
ہوا و لفریب اُن سے یون ہم سخن
بلانے لگا پاس شام و سحر
اکیلا اونہون نے جو پایا اوسے
اوسی حال عاشق سے ماہر کیا
ہوا اسکے چھپ اور پھر یون کہان
محبت اگر اونکو یان لاے گی
اگر ایک دو بار وہ آئینگے
کہا اس ادا اور اس ناز سے
کہا سب نے صاحب بہت خوب ہے
یہ بانکی جوان نے جو مژدہ سنا
اوسی ہمدمون نے یہی رای دی
بجا تا کہ جانا یہ اچھا نہین

رجسٹر شدہ سبنے خفا سن دے
وہ سمجھے کہ چل جائیگا مکر و فن
وہ لے نے لگا اُن سے کار گھر
تو سب حال دل کا سنایا اوسے
وہ سب راز پوشیدہ ظاہر کیا
یہان اونکو آنا ہی دشوار کیا
مرض کی دوا اونکی ہو جائیگی
تو کیا اُن سے ملنے نہ ہم جائینگے
کیا گشتہ اونکو بھی انداز سے
یہ ہی رای ہمکو بھی مرغوب ہے
یہ سنکر وہ دلبین بہت خوش ہوا
کہ چلنے مین کیجے نہ پہلو تہی
مری دوشمن جان ہین سب ہمنشین

چلے آنا بانکی جوان کا بزم دلفریبان مین دوستانکی
اور شربت فریب و دغا پیکر گرفتار ہوتا مرض مہلک مین سبکا

بلاسا تا آج ایسی شرارت
جسکی تعریف اہل کتاب
تکمین سرون نہ پیشہ مین شیطان ہین انسان ہین
غضب سے جو اون کا بہت انسان ہین
جہان مین سے نکالا شہر شیطان ہین تو نہین
نہ ہر اونکو سمجھنا ہون کہ تو یہ سر ہے
نکلے حسین ہین سر ہوا تھا
بلایا یہی کہان نے بلاوے
بچہ بابا سے واہ بلا غور
وصف اونکا سنکر وہ بانکا جوان
بصد شوق ابلہ دوستان
یہان ہمدمون نے بلایا اوسے
شادی کی جہان اپنا یہ سب
سر ہر کہ آئین اونکا یہی
نکلا چہرہ ظاہر ہوا بعض

کہا بھائی ہمدم سب انسان ہین
یہان آپ ہی آج مہمان ہین
غرض وقت کہا یا جب ہم شامل کیا
یہ دوستون اونکو
بہت عذر کہانے مین آپ نے
یہان اونکی تردید کرکے
کوئی پیچ اوس کا نہ چلنے دیا
ذرا بھی نہ اونکو

اوسی پیارے کا نام سارا
وہ کہانا تو کوئی نہ تھا
فقان زیر لب تا لب
کہانے سے کیا
تو بانکا بولا
اگر کوئی ایسا جاے
اوسی مین
نمک
ہم ہون

وہ ان نوکرون مین جو تھا منہ لگا
یہ بولا کہ حضرت کی ہے التجا
کہ اب تم نہ پایان کچھ اچھا نہین
کہا ہوش مین ہو کے سمجھو ذری
صلاح جن وہان انجمن ہو نہین
ابھی انکی خاطر نہین کچھ ہوئی
ہر اک بات مین اک نئی الکات
یہ پچھاؤ شربت پلاؤ او نہین
مہمان قہقہے سنے کی بات ہے
ابھی شوق سب کا جتاؤ انہین
تم ہاتھ پنہان سے لائق نہین یہ
ابھی رات بھی تو کچھ آئی نہین
گنہگار ہین اور فاسق ہین یہ
یہ محفل ہے اپنی پرائی نہین
بہت ان سے منہ کو لگا نا کہو
یہ شربت نہ تھا قہر کا عالم تھا
شکاری ہین یہ دوستون مین زنخ
بہکنے لگے ہوش دیکھا نہ تھا

یہ تعریف و تقسیم اچار کی سوا اسکی اچار تھی اور بھی وہ جب کھا چکے کھانا سب مہمان اونھین بھی بٹھایا تھا اپنے حضور لکھا تھا یہ نیرنگ تقدیر مین ہوا اب یہ محفل مین تھی انکی صف	فقط بانکے صاحب کی صحبت کٹ رہی وہ ناچیز تحفہ کسی مین نہ تھی ہوا ناچ گانے کا سامان وہان نگاہون سے پاس اور تھی وسیع دور نہیں تھے وہ سب اپنی زنجیر مین نگاہون کے تیرون مین مشغول حدف

مرض مین گرفتار ہوکر نچانا حریفونکا اور ہنسنا دلفریب کا اور ساری محفل کا

ذرا ٹھہر ساقی تو میری قریب وصال صنم کی جو ہین خواہشین غرض دم بدم سوز بڑھنے لگا پھڑکنے لگے نوگرفتار جب ادھر تھا پھپولے پہ تھی ویستان غضب گرم تدبیر تھا دلفریب یہ پنہان تھا ایسا کہ دوا لگو ہان	گھڑی پکے دیکھون مین سیر عجیب گر ضبط ہر گز نہون خار غمین طبیعت کا نقشہ بگڑنے لگا کہون کیا جو تھا رنگ بزم طرب ادھر ناچتا تھا وہ بانکا جوان سمجھ بوجھ کر سب فراز و نشیب مگر ہان ایسے کہ شق ہو زبان

۶

سرودی لگے اڑنے ہنسنے لگے
سرو ان پہ پڑے اونکو سمجھانے لگے
یہ دیکھا تو خندان ہوا دلفریب
کہا سخرہ پن نہین سے نصیب
ہمی بات نہ سنکلا سرو وہو
سین جلب بہ منہ انکا سنکلا سرو وہو
سمجھیون بیان سے پیکر فراب
سمجھانکہ لو ہان نہ ہے قاب
کہان بات شکر نہ فرصت ملے
ستم وہ لیوتن مین یہ خفت ملے
سرمہ یاروں پلکین ہین ٹکرسب
مرض مین گرفتار کا سیرنکا
اونہ میں ہین بہو نہ سب وہ سب
مچھی ہین ساقی ہا ا کہ کا نون
ہو نشہ میں انکی دم تا ساقون کو جبر
ہولی کے دم تا ساقون کو جبر

ترقی و اقبال و دولت زیادی ہو
نصیبون چہ چشم عنایت رہی سلامت ہو
دعا کو ہے بیکس سے سلام ہو اسلام ہو
دعا گو یہ خادم نمانا روا بانکا جوان ہو
اسی طرح کچھ نہ تھا ہر دم یہ آہ و فغان ہو
یہ کہنا تھا ہر دم مین مبتلا عجب ہو
یہ کیسا اسیر بلا عشق کون
خدایا کہان جاؤن کس سے کہون
جدائی کے صدمہ سہا تک سہون
نہ اٹھنے کی طاقت کہ جاؤن وہان
نہ ہمدم کہ اوس بت کو لاوے یہان
جنون مین کبھی وحشیانہ سخن
زبان پر کبھی تھا یہ قول حسن
نیرنگ حسن دہلوی

7

عضب کی نبائی ہوئی شمع تھی	جگر مین لگائی ہوئی شمع تھی
عطش پہلے پیدا ہیر آتش ہوئی	پیا مرو ہائی تو ہچین ہوئی
اسی ڈھب سے وہ روگ بڑھتا گیا	یہی پیچ پر پیچ پڑتا گیا
بیان مین خجالت خموشی مین رنج	کمی طاقتون مین ترقی مین رنج
ہراک اپنے دل مین پشیمان تھا	جہان تھا وہ حلقہ گریبان تھا
مرض کے سبب سب چھوٹے کاروبار	شب و روز رونا پڑا زار زار
عجب دست عیار کی دھول تھی	سحر جسکی ہر صبح لاحول تھی
بدن شمع کیطرح سب کا گھلا	سبب سوز کا کچھ نہ ہرگز کھلا
کسی سے بھی ہرگز نہ کچھ کہہ سکے	مرض سے بھی ہولین سمجھا کیے
خیال اس بلا مین بھی تھا یار کا	اسے دام کہتے ہین عیار کا
وہ کہتے تھے یارب یہ کیا ہو گیا	کہ بن آئی اس دکھ مین مرنا پڑا
یہان تو لگا ہے یہ کمبخت روگ	خدا جانے کیا کہتے ہونگے وہ لوگ
گئی نوکری روسیاہی ہوئی	کرین کیا یہ کیسی تباہی ہوئی
لکھے نوکرون نے بصد عجز خط	مفصل کہ بیمار ہین اس نمط
مصیبت مین ہین سخت لاچار ہین	شب و روز مشتاق دیدار ہین
لکھا یہ بھی ہر لکھے اپنی خبر	رہی خاصیون پر کرم کی نظر
اگر دور سے چھوٹنے پائینگے	زیارت کو خادم ضرور آئینگے

یہان آگیا جب یہی حال دل
ملے تھے نہ اسکے بھی نبض کی
بڑی ظلم اسکے ہین بیداد کی
نہ آسکے ہین عمر و نگاہ اسکے ہین
گرے وہ زاری یہ شہ ٹھی
کبھی یہ قول مضمون کی بصد
مرا دوست مجھکو بتاتے ہین
نہین مجکو دشمن سے گلا
کہ جسکو عوض یون رولانے لگا
فلک نے تو اتنا ہنسایا نہ تھا
مرا دل ہی مجکو دبانے لگا
اگر چشم خونبار کا کچھ نہیں
نہین تو مرا دل بہکانے لگا
لا میرے دلبر کو مجھے غذا ہو
مرے دل کو بچھڑ کر انے لگا
یہ کیا عشق آفت اوٹھانے لگا

کیا لکھون یہ کہ بیچ دوست ہے
تم سلامت رہو ہزار برس بفضل خدا
قابل رشک سال ہو ۱
[illegible] ادای رشک ماہ ادای لکھنا
دست بستہ [illegible] سلام
[illegible] سجھی عشق سے لکھو
صبر نحیف و دل حزین [illegible]
[illegible] ہم درد جبین [illegible]

خوب دل لیکے دلبری کی ہے
[illegible]
پہلے ہی بات تو نہیں کچھ ادای کی ہے
ہم تو سمجھی تھی باوفا ہو تم
یہ نہ جانا کہ بیوفا ہو تم
ظلم پر ظلم صاف کرتے ہو
یہ نہ خدا سے بھی وہین ڈرتے ہو

شب فرقت میں کیوں آتی ہیں مجکو ہچکیاں ہمدم
فلک کے ہوش اڑتی ہیں زمین بھی کانپ اٹھتی ہے
ہماری رات دن اس طرح جان جاتی گذرتی ہے
کسی پہلو نہیں آتی ہے نیند یاد فرقت میں
نیا اک رنج ہوتا ہے نئی اک آفت آتی ہے
تڑپنا دیکھکر عشاق کا بیدرد کہتا ہے
تمنای وفا ذات بتان سو ہے عبث مجکو

جو بھولی تھی وہی شیدا مجھے کیا یاد کرتی ہیں
شب ہجران میں جب ہم درد سے فریاد کرتے ہیں
ہنسانا وصل میں جب ہم تمھارا یاد کرتے ہیں
جگانا گد گدا کر جب تمھارا یاد کرتے ہیں
مزے جسدم شب وصلت کے ایجان یار کرتے ہیں
یہ اپنی زندگی کیوں مفت میں برباد کرتے ہیں
کسی پر رحم ای شیدا یہ کب جلاد کرتے ہیں

تحریر کرنا نامہ شوقیہ جو الگا دلفریب کا جوان کو اور چلے جانا اپنے وطن کو

کہاں ہے تو اے ساقی مہ لقا
توقف نکر میری دار دن میں اب
مجھے تاب وطاقت ہو اتنی نصیب
قلم بحر غم میں ہے ڈوبا ہوا
راحت جان آرزو مندان
چارۂ درد عاشق بیمار ہو

مجھے می سے لبریز ساغر پلا
که درد جدائی سے ہون جان بلب
که اک نامه لکھون میں سوئے حبیب
ہوا بحر دیگر میں نامه نگار ہو
مرہم زخم ہاے خستہ دلان
تیری قایم رہے ہمیشہ بہار

۸

حال عاشق سے بے خبر ہو تم
کس سے مصروف [illegible]
جان میری لبون پر آئی ہے
ای مسیحا دکھا مسیحائی تو
ضعف نے کردیا نزار مجھے
[illegible]
[illegible] غنچہ [illegible]

[illegible] رشک حور و پری [illegible]
روح قالب [illegible]
فصل حق سے [illegible]
[illegible] خط میں [illegible]
[illegible]
یا صدر [illegible] ملال

[illegible]

خواب مین تم اگر نظر آتے — یون نہ دنیا سے ہم گزر جاتے
زلف مشکین جو آپ دکھلاتین — سانپ دلپر نہ میری لہراتین
تم دکھلاتے ہو آسکے چاہ ذقن — کیون کنوئین جہانکتا مین ای پرفن
ہاے تیری وہ رات کی باتین — وہ ادائین وہ ناز کی گہاتین
یاد جسوقت مجکو آتی ہین — بخدا پہرون ہی رولاتے ہین
دن کو سیٹون ہی شب کو تاکے ہین — زخم سب میرے دکہنے آئے ہین
تو خفا ہے تو ہے قضا بہی خفا — ظلم ہے ظلم یہ جفا ہے جفا
کشمکش مین ہماری جان رہی — تیری پروہ ہی آن بان رہی
تو سلامت رہے بصد خوبی — نگہت بوستان محبوبی
ملک خوبی مین تیری شان رہی — تاج پر تیرا آسمان رہی
نامہ جسوقت کر چکا تحریر — کہینچکر ایک نالہ دلگیر
دست قاصد مین دیکے نامہ یار — بیقراری مین کی یہی گفتار
جلد لانا جواب اسے قاصد — مجہکو ہے اضطراب ای قاصد
نامہ لیتے ہی وہ روانہ ہوا — تیر جیسے سوی نشانہ ہوا
نامہ بر دلفریب کے در پر — جبکہ پہونچا وہ گہر کے تہا اندر
در پہ قاصد نے جاکی دی آواز — باہر آیا بصد ادا و ناز
خط کو لیکر پڑہا ہوا خاموش — شوخی طبع مین پہرا وٹہا جہٹ

9

زخم دل مین ہو لب پہ ہو فریاد
ہمارے دل کو خدا ... [illegible]
سوز فرقت تجہے نصیب رہے
[illegible]

متخلص بہ تسنیم دہلوی [illegible]
کمال جناب [illegible] امام صاحب
قطعہ تاریخ شاعر نازک خیال [illegible]
آہ آنحضرت [illegible]
خط روانہ کیا [illegible]
کہہ بدست [illegible]
جیسے قلم بند کر چکا نامہ
[illegible]

[illegible]

مثنوی لکھی ہے شیدا نے خوب
مصرعہ تاریخ موزون ہے خرد

گھر میں بیٹھے سیر گلشن کیجیے
گلستان ہجران لکھ لیجیے

قطعہ تاریخ ناظم ذکی خیال نادر بیان جناب سید حافظ محمد ظہور علی صاحب متخلص بہ حبیب فرخ آبادی شاگرد حضرت ادیب فرخ آبادی

مثنوی شیدا کی کیا اچھی چھپی
سال ہجری اے حبیب اسکا لکھو

ہوگئی دونوں سخن کی جس سے زیب
مثنوی شیدا کی ہے اک دلفریب

تاریخ طبع از ذہن خداداد شاعر نازک خیال شیرین مقال جناب محمد سعید خانصاحب متخلص بہ سعید فرخ آبادی خلف مولوی حافظ خانصاحب خلیق تلمیذ رشید جناب حکیم مولوی حاجی محمد عبدالعزیز صاحب جلیل مرحوم فرخ آبادی

مثنوی ناظم نازک خیال
واہ چہ سخن شاعر شیرین مقال
عزم و ہم بود بتاریخ او
گفت سنہ ہجری و سال مسیح
گوش کن آن راز سعید حزین

گشت طبع از کرم ذو الجلال
طوطی نطق از صفتش گشتہ لال
دور خرد گرد ز طبعم ملال
دان و لے ہجری تو از روی کمال
نظم خوش است و سخن بیمثال

قطعہ تاریخ شاعر بیمثال بہ از کمال جناب شیخ کریم بخش صاحب

[illegible]

[illegible]

عجبا مثنوی دل آویز
بود شیدا بفکر تاریخش
از سر انبساط گفت ولش

تازہ الفاظ پر ہیں سامعانی
غرق دریائے طرہ پریشانی
گو عجیب و غریب لاثانی

خمسہ من تصنیف جناب مولوی محمد حسین صاحب متخلص
بہ شیدا تاجر کتب فرخ آباد مصنف مثنوی ہذا بر غزل خود

واے قسمت یہ غضب کیسا کیا
حق یہ ہے جو کچھ کیا بیجا کیا
عقل پر پتھر پڑے تھے کیا کیا
راز الفت میں نے کیون افشا کیا
اور اپنے آپ کو رسوا کیا

رنج مین سہتا رہا شام و سحر
جب ہوا پیدا محبت مین اثر
غم سے سو ٹکڑے ہوا میرا جگر
آگئے وہ خود کلیجہ تھام کر
درد دل سنکر مین گھبرا گیا

کیا کسی کے سامنے شکوہ کرین
حال ہم بدقسمتی کا کیا کہین
رنج و غم فرقت کا ہم کبتک سہین
رہ گئے ارمان دلکے دل ہی مین
وصل کی شب یار نے جھگڑا کیا

جب ہوا شیدا کو دنیا سے سفر
میرے ماتم مین ہوئے سب نوحہ گر
چل بسا مین مال و دولت چھوڑ کر
ہو گیا اک دن عزیزون کا گزر

منھ سے نہ نکالینگے کبھی نالہ و افغان
تڑپا جو تڑپتا ہی ہمارا دل ناوان
ہم یار کو رسوا نہ کیا ہے نہ کرینگے
ہو نگے نہ کبھی زلف کی مانند پریشان
پھوڑینگے سلائی سے اگر چشم ہو گریان

دشمن کو بھی اللہ نہ دے عشق کا آزار
اکدن بھی نہ دکھلائین گر وہ جلوہ رخسار
کچھ پاس ہمارا نہ کیا ہے نہ کرینگے
اچھا نہ کبھی ہوتا نہیں اس چشم کا بیمار
اغیار سے ملنا نہ کبھی چھوڑینگے زنہار

ہم صبر کرینگے اگر آئیگی مصیبت
قادر ہی بدل دیتا ہی وہ رنج سے راحت
جز حق کے بھروسا نہ کیا ہی نہ کرینگے
اور شکر کرینگے جو کبھی بخشیگا دولت
انسان آگے نہیں لیجا ئینگے حاجت

سرسبز کبھی ہی نہوا نخل تمنا
دوزخ کا نہ ڈر ہی نہ انہیں خوف خدا کا
سچا کبھی وعدہ نہ کیا ہے نہ کرینگے
مرجائے اگر کوئی تو انکو نہیں پروا
شیدا نہیں اقرار کا کچھ انکی بھروسا

غزل جدید

تمسا تو نازنین نہ کسی انجمن میں ہے
زلفکی سی آب تاب نہ جہان بتشترن میں ہے
خوشبو نہ گیسوؤں کی سی مشک ختن میں ہے
گل مین نزاکت ایسی نہ اب یاسمن مین ہے
ایجان نازکی جو تمھاری بدن مین ہی
فریاد یہ جو کرتی ہین گلشن مین قمریان
غنچون نے بھی تماشا کیلئے کھولی ہی زبان

[illegible]

چین آتا نہین ہی یار کو دلکو گہر پر
دیکھیے ہوتی ہی کسطرح شب ہجر بسر
رات بہر ہم کف افسوس ملا کرتے ہین

ہو محبت کا الٰہی نہ کسیکو آزار
زندہ ہمکو نہین چہوڑیگا فراق دلدار
صورت شمع سحر نالہ کیا کرتے ہین

رحمدل کوئی بہی معشوق نہین ہی دیکھا
دل نہ مائل ہوا اونپر تو بہت خوب ہوا
ہم کج ادائی کی صفت اوسکی ثنا کرتے ہین

اور پہر اگر آتی ہین گلی مین تو ہم دردر
غیر کے گہر جو وہ جاتی ہین نظر ہم چہپکر

نرگسی چشم کا یارب نہ کوئی ہو بیمار
اکدن بہی وہ دکہاتا نہین اپنا دیدار

کبہی کرتے نہین وہ عہد وفا اصلا
ہمسے ہرگز وہ کسطرح کرے گا نہ وفا

دل ہی ایسا کہ کدورت نہین مطلق ہمکو
دشمنون کی بہی برائی نہین کرتے ہین ہم
جو ہمین کوستے ہین اونکو دعا کرتے ہین

عادت ایسی کہ کبہی کان لگا کر سنتا
ہمکو اللہ نے بخشی ہی طبیعت ایسی

رات دن مجہکو رلا کرتے ہین اندوہ والم
اشک آنکہون سے ہمیشہ ہی گرا کرتے ہین
مجہپہ کسواسطے وہ جور وجفا کرتے ہین

دورہ ہوتا نہین دل سے مری دلدار کا غم
اونکو سمجہا کوئی ایسا نہین ہی ہمدم

اونکی الفت مین تو ہم ہو گئے مطلق برباد
ہر گہڑی ہجر مین ہی اپنے لبون پر فریاد

غیر پہ چشم کرم رہتی ہی ہم پہ بیداد
وصل مین بہی تو وہ کسطور کریگا دلشاد

[illegible]

۱۴۳

نوحہ مانند جرس روز کیا کرتے ہین
مثل سیماب کے بیتاب رہا کرتے ہین
رات دن ہم غم جانان مین گہلا کرتے ہین
ہر گہڑی آنکہ سے اشک بہا کرتے ہین
عمر بہر اب نہ ملاقات کرینگے اگر
ہمسے ملنا تمہین زنہار نہین منظور

بعد مدت کے بفضل خالق سے میرا بخت جو بیدار ہوا
غنچہ دل کا شگفتہ ہوا
حال اغیار کا ہم روز سنا کرتے ہین
صبح ہوتے ہی وہ آتے ہین تمہارے گہر پہ
آتش غم سے جلا کرتے ہین آٹہ پہر

میری جانب سے اگر دل مین دورہوگی کبھی
روز روشن نظر آئیگا بیگانہ شب تار
عشق کا ہونہ کسیکو بھی الٰہی آزار
اچھا ہوگا نہ مسیحا سے بھی بیمار
خاک مین مجھکو ملادیگی کدورت تیری

دل سے محبت تیری

میری آنکھون مین سمائی ہے وہ صورت تیری

ہم کبھی ہونگے کسیطرح نہ چاہت تیری

ہوگئے حیران سب گوہر مقصود ملا
اب وہ توقیر مری حد سے سوا کرتے ہین

تمسکرا ہسکا کر ہونٹ سے لعل و زبانسے ادا

ایکدن بھی تو میسر ہوا انکا وصال
اُسکو عاشق کا نہین آتا ہے زنہار خیال
منتظر موت کے ہر وقت رہا کرتے ہین

ہجر دلدار مین سو طرح کے ہین رنج و ملال
شب فرقت کو وہ صدمہ ہین کہ جینا ہے محال

ظلم پر باندہی ہوے رہتے ہین کیون اپنی کمر
دل مین ہرگز نہین آتا کبھی اللہ کا ڈر
مجھپہ کسواسطے وہ جور و جفا کرتے ہین

ہاتہ سے اپنے نہین رکھتے ہین دم بھر خنجر
کوئی سمجھاتا نہین میریطرف سے جا کر

خود بخود مجسے رضامند اگر ہو جائے
اور ہر اک نخل مراد دل مضطر ہو جائے
اپنے اللہ سے ہر دم یہ دعا کرتے ہین

وصل اُس غیرت گلشن کا میسر ہو جائے
مہربان ہمپہ وہ شمشاد سمن بر ہو جائے

دل کو بہاتا نہین زنہار خط و خال صنم
شیفتہ حسن پہ ہر ذرہ پہ نہین ہوتے ہین ہم
ساتھ ہی نعت پیمبر کی لکھا کرتے ہین

عشق کرکے نہین سہتے ہین حسینون کے ستم
حمد اللہ کی ہم کرتے ہین شیدا جو رقم

ایضاً بر غزل خود

عمر بھر جو ہوگی ہرگز نہ رفاقت تیری

نقش ہے مہر کا نہی سینہ مین الفت تیری

[illegible]

میری تقدیر کہاں اور کہاں قسمت تیری

چرخ پر نالہ مرا ہجر کی شب پہنچا ہی
ستم و جور جفا جو کرے رہتا ہے

بانی ظلم کبھی تجھسا نہیں دیکھا ہی
لاکہ تدبیر کرے کوئی تو کیا ہوتا ہے

اب نہ بدلیگی کبھی ظلم کی عادت تیری

سخت حیران رضامند تو ہوگا کیونکر
جان ہی سینہ میں بیتاب تو دل ہی مضطر

رنج سے سینہ میں سو ٹکڑے ہوا میرا جگر
مجھسے بیزار ہی غیر و نپہ عنایت کی نظر

جا کے میں کس سے کروں یار شکایت تیری

شہرہ خوبی کا ترا چرخ بریں تک پہنچا
مہ خورشید اگر دیکھیں تو ہو جائیں فدا

چشم گردون نے بھی معشوق نہ دیکھا تمسا
آنکھ اٹھا کر نہ کسی زہرہ جبین کو دیکھا

دلمیں شیدا کی ہوئی جب سے محبت تیری

ایضاً بر غزل خود

شجر طوبیٰ کا قد بھی ہرگز اونچا ہو نہیں سکتا
مرا ہے قول کوئی تمسا اچھا ہو نہیں سکتا

رخ روشن سی بڑھ کر مہ کا جلوا ہو نہیں سکتا
رقم خامہ سی وصف روئے زیبا ہو نہیں سکتا

تمہارے حسن کا خورشید ہمتا ہو نہیں سکتا

کبھی سر سبز ہوگا یا نہیں نخل اپنی الفت کا
بڑھا ہی شوق دلمیں صبر کی طاقت نہیں اصلا

تری چشم فسونگر پر فدا ہے نرگس شہلا
نہیں منھ سے نکلتی ہی کسیدن [illegible]

عزیزو نکو نہایت غم ہے میری نوجوانی کا
کہاں تک خط میں لکھوں حال اپنی ناتوانی کا
سیا تک ضعف ہی مجھ سے اشارا ہو نہیں سکتا

نصیب دشمنوں کی یکسر جیسی دنیا میں نے دیکھی ہے
حسد سے شان و شوکت کم نہیں زنہار ہوتی ہے
وہ ذلت پائے کب اللہ عزت جسکو بخشی ہے
خدا نے مجھکو شیدا ایک نامی سی بخشی ہے
عدو کے کینے سے میں رسوا ہو نہیں سکتا

ایضاً بر غزل خود

جلوہ عارض پہ نور دکھا دیتے ہیں
دم میں ہشیار کو دیوانہ بنا دیتے ہیں
ساغر بادہ دیدار پلا دیتے ہیں
رخ روشن سے جو وہ برقع اٹھا دیتے ہیں
ہوش موسی کیطرح میرے اڑا دیتے ہیں

غم فرقت سے مرا ہوگیا سو ٹکڑے جگر
فلک رنج و الم ٹوٹ پڑا ہے مجھ پر
ستم ہے کہ مخالف بھی ہیں ظاہر یکسر
شب ہجراں میں نہیں بولتے مرغان سحر
وصل کی رات میں غضب شور مچا دیتے ہیں

منہ نہیں موڑتا الفت سے کبھی میں اپنا
رات دن ظلم و ستم کرتے ہیں ہے جرم و خطا
سنگدل ایسے زمانہ میں نہ دیکھے اصلا
رحم آتا نہیں صد حیف نہیں مجھ سے وفا
زخم پر میرے وہ اکثار غم نیا دیتے ہیں

آنکھ پھیری مجھکو دیا کرتے ہیں سو طرح کا غم
کسطرح دل پہ سہوں ہوگی میں جفا و ستم

١٦